Daily UMMAT Karachi

روزنامہ امت کراچی

جمعۃ المبارک ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ ۱۹ / مارچ ۲۰۱۰ء

فون نمبرز: 1-2-35655270
فیکس نمبرز: 35655275-76

http://www.ummatpublication.com
ummat@ummatpublication.com , news@ummatpublication.com

زید حامد کی وضاحت..... بیان کی صفائی یا ہاتھ کی صفائی

سمیع اللہ جان

مولانا سعید احمد جلال پوری قتل کیس کے نامزد ملزم زید زمان حامد نے میڈیا کو ایک پریس ریلیز جاری کی ہے، جس میں انہوں نے اپنے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کے جواب میں صفائی پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں، اور یہ کہ جو شخص دعویٰ نبوت و رسالت اور مہدیت کرے یا اپنے آپ کو خلفائے راشدین سمیت کسی صحابی کے مقام و مرتبہ پر فائز سمجھے وہ جھوٹا، مکار، کذاب اور ملعون ہے تاہم اس عمومی اعلان کے بعد وہ یوسف کذاب کے حوالے سے صرف ڈیڑھ سطر کی وضاحت پر اکتفا کرتے ہیں جو مبہم اور غیر واضح ہے۔ حالانکہ فساد کا اصل سبب ہی یہ موضوع تھا۔ پریس ریلیز کے مطابق "ہم یہ واضح اعلان کرتے ہیں کہ یوسف علی کی فکر، سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے ہیں اور اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"......

مزید وضاحت کرتے ہیں کہ مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں اور یہ کہ ان کے قاتل وہی ہیں جنہوں نے پہلے مولانا یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ اور مفتی جمیل خانؒ کو شہید کیا۔ تین صفحات پر مشتمل ان کے بیان صفائی میں اہم نکات یہی دو ہیں، دیگر باتیں اپنی ذات اور مشن کے حوالے سے پروپیگنڈا میٹریل ہیں۔ اس بیان کا تجزیہ کیا جائے تو کچھ نئے سوالات اٹھتے ہیں جن کا جواب دینا بہرحال زید زمان کی ذمہ داری ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ انہوں نے اپنے تفصیلی بیان میں کہیں بھی یوسف کذاب کو غلط، جھوٹا اور ملعون اور توہین رسالت کا مرتکب قرار نہیں دیا۔ نہ ہی اس کے ساتھ گزارے ہوئے برسوں پر شرمندگی، معذرت یا توبہ کی ہے۔ اس بارے میں ان کا جملہ مواد ڈیڑھ سطر پر مشتمل ہے، جس میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ یوسف کذاب ایک ملعون اور واجب سزا شخص تھا، جس نے لوگوں کا ایمان بگاڑنے اور عقیدہ ختم نبوت میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کی۔ نہ ہی انہوں نے یہ واضح کیا کہ وہ یوسف کذاب کو غلط سمجھتے ہیں اور اس کی تعلیمات پھیلانے کی کوشش پر توبہ کرتے ہیں۔ وہ صرف یہ لکھتے ہیں کہ یوسف علی کی سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، لیکن یہ اقرار نہیں کرتے کہ یوسف کذاب ایک گمراہ کن اور ملعون شخص تھا۔ دوسری سطر میں وہ اس معاملے پر مٹی ڈالتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے، اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یوسف کذاب کے بارے میں دنیا میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، اسے اب اللہ پر چھوڑ دینا چاہئے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ یوسف کذاب کے بارے میں پاکستان کے تمام جید علمائے کرام نے متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ وہ ملعون اور واجب سزا ہے، اس نے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ زید حامد نہ صرف یہ کہ جید علمائے کرام کے متفقہ فیصلے کا کوئی حوالہ نہیں دیتے اور اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس عدالتی فیصلے سے بھی صرف نظر کرتے نظر آتے ہیں، جس میں یوسف ملعون کو سزا سنائی گئی تھی۔ اہم بات یہ کہ وہ یوسف کو ملعون اور یوسف کذاب نہیں بلکہ یوسف علی لکھتے ہیں۔

زید حامد کا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ان کا یوسف علی نامی شخص کے نظریات سے کوئی تعلق نہیں۔ انہیں اپنے ایمان کی تجدید کیلئے یہ واضح اعلان اور اقرار کرنا چاہئے کہ وہ یوسف علی کو کذاب، ملعون اور واجب سزا سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ گزارے گئے برسوں پر شرمندہ ہیں اور اس دوران اس کے عقائد و نظریات کی تقلید اور پرچار کر کے وہ جس گمراہی کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس پر توبہ کرتے ہیں اور اللہ سے معافی اور درگزر کی درخواست کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یوسف کذاب کی ہمراہی میں کئی برس گزارنے والے زید حامد اپنے ایمان کی تجدید نہیں کر سکتے جب تک وہ علی الاعلان اس دور وابستگی پر اللہ سے معافی اور توبہ طلب نہیں کرتے۔ محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ یوسف علی کی سوچ سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ ماضی میں ان کا تعلق تھا اور کسی نہ کسی درجے میں اس تعلق سے وہ اب بھی متاثر ہیں ورنہ وہ یوسف کذاب کو یوسف علی نہ لکھتے۔ یہ کہہ دینا کہ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے اور یہ معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اپنی جان چھڑانے کی ایک بھونڈی کوشش ہے۔

چودہ سو برس سے شرعی احکامات بالکل واضح، صاف اور صریح ہیں کہ جو شخص اللہ کے آخری نبی کی توہین کا مرتکب ہوا ہو، چاہے وہ کتنا ہی بڑا ہو اور توہین کتنے ہی چھوٹے درجے کی ہو۔ وہ واجب سزا ہے اور یہ سزا اسے دنیا میں ہی دی جاتی ہے۔ شاتم رسول سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور ڈنمارک کے کارٹونسٹ وہ حالیہ مثالیں ہیں، جن پر نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے بعد زمین تنگ کردی گئی۔ ماضی قریب اور بعد میں بھی ایسی کئی مثالیں موجود ہیں، جنہیں دنیا میں سزا دی گئی یا سزا دینے کی کوشش کی گئی۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نبی کی حرمت، عزت اور نام کی حفاظت کرے اور اس کیلئے اپنی جان بھی دے دے۔ یوسف کذاب کو پاکستان کی عدالت نے جید علمائے کرام کے مشورے اور تفصیلی بحث کے بعد واجب سزا گردانا تھا اور اسے کذاب اور ملعون قرار دیا تھا۔ یہ واضح رہے کہ زید نہ صرف زمان حامد پر جو الزامات عائد کئے جاتے ہیں ان میں کہیں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ اللہ کے آخری نبیؐ پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ ہمیشہ یہ کہا گیا کہ وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ وابستہ رہے ہیں جو توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے اور جسے عدالت نے سزا دی۔ لیکن زید نہ صرف تائب نہیں ہوئے۔ زید حامد نہ صرف یوسف کذاب سے وابستہ بلکہ اس کے خیالات و نظریات کا پرچار کرتے رہے ہیں، وہ ملعون شخص اگرچہ اپنے انجام کو پہنچ گیا مگر زید حامد آج بھی اسے گمراہ، واجب سزا، کذاب اور ملعون نہیں مانتے اور نہ اس کے ساتھ گزارے گئے برسوں پر اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔

زید حامد کو اپنے بیان صفائی میں اپنے سید ہونے کا حوالہ دینے کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم انہوں نے حوالہ دیا ہی ہے تو انہیں سمجھنا چاہئے کہ سید ہونے کے ناطے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کی ذمے داری کسی دوسرے مسلمان کے مقابلے میں ان پر زیادہ عائد ہوتی ہے۔ اس ذمے داری کا تقاضا تھا کہ وہ یوسف ملعون اور اپنے تعلق کے حوالے سے پوزیشن مزید واضح کرتے اور اللہ سے معافی مانگتے، لیکن وہ تو ڈیڑھ سطر میں اس معاملے کو نمٹا گئے۔ کیا سید ہونے کا دعویٰ کرنے والے زید زمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب شخص سے ایسی رعایت جائز سمجھتے ہیں؟ کیا ان پر حضور اکرم کا اتنا حق بھی نہیں کہ وہ یوسف کذاب کو برملا غلط کہیں اور قوم سے معافی مانگیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں۔ لیکن انہیں بتانا چاہئے تھا کہ ان کے ٹیلی فون نمبروں سے مولانا کو کال کر کے دھمکیاں کیوں دی گئیں؟ اور جب بعض علما نے ان سے رابطے کی کوشش کی تو انہوں نے اس سے گریز کیوں کیا۔ انہیں یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت کے امیر کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کا شافی جواب کیوں نہیں دیا۔ وہ کیوں یوسف ملعون والے معاملے کا سامنا کرنے سے گریز کرتے رہے۔ انہیں یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ انہوں نے اس معاملے پر تحریک ختم نبوت کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری شہید اور دیگر جید علمائے کرام سے ملاقات کر کے اپنی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی اور یوسف کذاب کے بارے میں اٹھائے گئے سوالات کا تسلی بخش جواب کیوں نہیں دیا۔ واضح رہے کہ یہ سوالات ہفتے، دو ہفتے میں نہیں اٹھائے گئے بلکہ مہینوں یہ معاملات چلتے رہے۔ زید زمان کو احساس کرنا چاہئے کہ جب تک وہ اپنے دامن پر لگے داغ صاف نہیں کریں گے، ان کی پوزیشن اور حیثیت ہمیشہ مشتبہ رہے گی۔

زید حامد کا یہ کہنا کہ ان کو سی آئی اے، را اور ہنود و یہود کیخلاف بولنے پر نشانہ بنایا جارہا ہے، اصل موضوع سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے۔ یہود و ہنود کیخلاف بولنے پر پاکستان میں کسی کو اعتراض ہے نہ کسی نے اسے نکتہ اعتراض بنایا ہے، تاہم اگر اس الزام کا تجزیہ کیا جائے تو صاف مطلب یہ نکلتا ہے کہ جن علمائے کرام نے ان کے اور یوسف کذاب کے تعلق کے حوالے سے اعتراضات اٹھائے، وہ خدانخواستہ یہود و ہنود کے ایجنٹ ہیں، اور گویا ان کے اشارے پر زید حامد کو کام کرنے نہیں دے رہے۔ اگر زید حامد کا اشارہ اس جانب ہے تو یہ نہایت مضحکہ خیز اور غیر عاقلانہ بات ہے۔ جن علما نے اپنی زندگیاں یہود و ہنود کیخلاف کھپادیں اور اس جدوجہد میں ان کے کئی جید سالاروں نے اپنی جانیں دیں، ان کے بارے میں ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ زید حامد اس بارے میں مزید اظہار خیال سے پرہیز کریں تو بہتر ہے۔

ایک چھوٹے نجی چینل پر زید حامد کی گفتگو اور تقاریر پر کسی کو اعتراض نہیں۔ مگر انہیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ ان پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں ضروری نہیں کہ ان کے پیچھے کوئی سازش ہو۔ ہر معاملے میں سازش کا ہاتھ ڈھونڈنے والا نفسیاتی مریض ہوتا ہے۔ مصلح نہیں۔ اور اگر ایک لمحے کیلئے یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ اس کے پیچھے سازش ہے تو پھر انہیں یہ بھی ماننا چاہئے کہ اس سازش کیلئے بنیادی اور مضبوط وجوہات تو خود انہوں نے فراہم کی ہیں۔ وہ یہ وجوہات دور کر دیتے تو سازش خود بخود ناکام ہو جاتی۔ سوچنا چاہئے کہ جو شخص اپنے خلاف سازش کے لئے خود مواد فراہم کرے، وجوہات و اسباب پیدا کرے اور اس میں پھنس جائے، وہ قوم کی رہنمائی کیا کرے گا؟ دوسروں کو سازشوں سے کیسے بچائے گا؟ جو شخص اپنا گھر نہ سنبھال سکے، وہ دوسروں کے گھروں میں کیا روشنی پھیلائے گا، جو شخص اپنا امیج تراشنے کیلئے مبالغے اور جھوٹ کا سہارا لیتا ہو اس سے سچائی کی امید کیسے کی جاسکتی ہے؟ زید کو چاہئے کہ علی الاعلان توبہ کریں۔ یوسف ملعون کو کذاب قرار دے کر اس پر لعنت بھیجیں۔ اپنی امیج بلڈنگ کیلئے تیار کردہ مواد سے مبالغہ آمیز باتیں ختم کریں اور یہ ثابت کریں کہ وہ دوسروں کو صحیح راستہ دکھانے سے پیشتر خود بھی صحیح راہ اختیار کر چکے ہیں۔ وہ چینل کے پروگراموں سے جمع ہونے والی بھیڑ پر تکیہ نہ کریں، یہ صبح کی دھند کی طرح ہوتی ہے، سورج نکلتے ہی چھٹ جاتی ہے۔ چند نوجوانوں کو جذباتی تقاریر کے ذریعے متاثر کرنا مشکل نہیں، یہ تو سڑک چھاپ مداری بھی کر لیتے ہیں، اس میں کون سا کمال ہے۔ اصل کمال یہ ہے کہ آپ سے جو غلطیاں ہوئی ہیں ان پر اللہ سے توبہ کریں۔ اپنی لغزشوں پر معافی مانگیں اور خوب صورت اصطلاحات کی آڑ میں اسلام کی من پسند تعبیر سے گریز کریں۔ زید زمان کے پاس تو اصطلاحات بھی مانگے کی ہیں۔ ان کی ویب سائٹ کا نام براس ٹیکس ہے، جو دراصل پاکستان پر حملہ کرنے کیلئے تیار کردہ بھارتی جنگی مشقوں کا نام تھا۔ یہ مشقیں کئی برس قبل پاکستانی سرحد پر کی گئی تھیں اور ان میں بھارتی افواج کی بڑی تعداد شریک تھی۔ ان کی تنظیم کا نام تحریک تکمیل پاکستان ہے۔ یہ اصطلاح سب سے پہلے ریٹائرڈ جنرل حمید گل نے اپنے ایک مضمون میں استعمال کی تھی جو کئی برس قبل اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ مضمون کشمیر کے بارے میں تھا اور اس میں دلیل دی گئی تھی کہ چونکہ کشمیر کا مسئلہ موجود ہے، اس لئے برصغیر کی تقسیم کا ایجنڈا نامکمل ہے۔ اسے مکمل کرنے کیلئے پاکستانی قوم کو تحریک تکمیل پاکستان شروع کرنی چاہئے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل کا زید زمان سے کوئی تعلق نہیں۔ ماضی میں یوسف کذاب کے مرید خاص ہونے کے ناطے انہوں نے ایک دو بار حمید گل سے ملاقات کر کے انہیں یوسف کذاب کے قریب لانے کی کوشش کی تھی، لیکن ان کی یہ خواہش بری طرح ناکام ہوگئی اور حمید گل نے انہیں ڈانٹ کر بھگا دیا۔ جہاں تک ان کے اس دعوے کا تعلق ہے کہ انہوں نے اپنی جوانی افغانستان میں سوویت یونین کیخلاف جہاد میں کھپادی۔ ایک بودا اور بے محل دعویٰ ہے۔ ابھی وہ لوگ زندہ ہیں جنہوں نے سوویت یونین کیخلاف جہاد کے دوران کسی درجے میں کوئی کردار ادا کیا تھا۔ یا حصہ لیا تھا۔ جہاد افغانستان میں زید زمان کی شرکت کے حوالے سے ان کے پاس بہت سی تفصیلات موجود ہیں۔ اس لئے زید کے مبالغہ آمیز دعووں کی قلعی کھولنے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ مگر فی الوقت یہ موضوع سے باہر کی چیز ہے۔ اس لئے اس پر بھی کبھی بات ہوگی۔ ہم بس اتنا کہہ دیتے ہیں کہ زید زمان افغانستان چند بار آنے جانے والے ہزاروں لاکھوں نوجوانوں میں سے ایک تھے۔ لیکن وہ جہاد سے زیادہ جہادی رہنماؤں کی قربت کے خواہاں تھے۔ کیونکہ اسی طریقے سے وہ نمایاں ہونے اور اہم کہلانے کی بے قابو خواہش پوری کرا سکتے تھے۔ لیکن اس میں انہیں بڑی حد تک ناکامی ہوئی۔ تاہم وہ اسے بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے رہے۔ چونکہ تردید کرنے والے اس وقت افغانستان میں روسیوں کیخلاف جہاد میں مصروف تھے اور انہیں اتنی فرصت نہ تھی کہ وہ فضول اور بے سروپا دعووں کی تردید میں وقت ضائع کرتے۔ اس لئے زید کی لن ترانیاں جاری رہیں۔ زید کو نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ 1980ء کی دہائی نہیں ہے۔ اور جہاد افغانستان میں پاکستانی لڑکوں کی شرکت کے حوالے سے سچ بولنے والے بہت سے لوگ بھی فارغ بیٹھے ہیں۔ زید جہاد افغانستان کو ایکسپلائٹ کرنے کی کوشش نہ کریں تو بہتر ہے بصورت دیگر وہ اپنے بارے میں حقائق سننے کے لئے بھی تیار رہیں۔ ہم ابھی یہ سوال نہیں اٹھاتے کہ زید زمان کس کیلئے کام کر رہے ہیں؟ یا انہیں کون سی قوتیں استعمال کر رہی ہیں؟ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ پاکستان کے حوالے سے مخلص ہیں تو اسے اسلام سے الگ نہ کریں۔ شعوری یا غیر شعوری طور پر ایسی کوششیں نہ کریں جن کا مقصد پاکستان کے اسلامی تشخص کو نقصان پہنچانا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ یوسف کذاب کے حوالے سے علی الاعلان اللہ سے اور عوام سے معافی مانگیں، توبہ کریں، اپنے ایمان کی تجدید کریں اور یوسف کذاب کو ملعون اور واجب سزا قرار دے کر اس کے ساتھ گزارے گئے برسوں پر استغفار کریں۔ غلطی انسان سے ہوتی ہے لیکن بڑا آدمی وہ ہے جو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرے اور ان پر معذرت کرے۔ یہاں ہم زید حامد کی ذات یا شخصی کمزوریوں کی بات نہیں کر رہے، ان کے عقائد کی بات کر رہے ہیں۔ وہ عقائد جو بعض گمراہ کن غلطیوں سے آلودہ ہو چکے ہیں، لیکن انہیں صاف کرنے اور ان پر توبہ کرنے کی توفیق انہیں اب تک نہیں ہوئی۔ اللہ سے ہماری دعا ہے کہ وہ زید زمان کو توبہ اور معافی کی توفیق دے اور ان کے اندر موجود تکبر ہٹا کر اور ہم چو ما دیگرے نیست رفع کر کے عاجزی، انکساری، حلم اور علم سے نوازے۔ شہرت اور طاقت حاصل کرنے کی حد سے بڑھی ہوئی خواہش کو جائز حدود میں لائے، ان کے جذبات کو عقل کی لگام ڈالے اور انہیں صحیح راستہ دکھائے، آمین۔

زید زمان کے جاری کردہ بیان کے اہم نکات

راولپنڈی (پ ر) میں سید زید زمان حامد، اللہ وحدہ لاشریک کو اپنا مالک حقیقی اور معبود مانتا اور سمجھتا ہوں۔ اور حضور ﷺ کی نبوت و رسالت میں نہ کسی کو شرکت حاصل ہے نہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کوئی شریک ہے۔ میرا ایمان، عقیدہ اور نظریہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت و رسالت و خود ساختہ مہدویت کا دعویٰ کرے یا اپنے آپ کو حضرات خلفائے راشدین سمیت کسی ادنیٰ صحابی کے مقام و مرتبہ پر فائز سمجھے وہ شخص بلاتفریق جھوٹا، مکار، کذاب و افترا پرداز اور ملعون ہے۔

ہم یہ واضح اعلان کرتے ہیں کہ یوسف علی کی فکر، سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے ہیں اور اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ الحمدللہ اس فقیر کا تعلق ایک "سید" گھرانے سے ہے اور ہمارے خون ہی میں ادب رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ شامل ہے۔ ہماری ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کے دفاع اور کلمۃ اللہ کو بلند کرنے میں گزری ہے۔ ساری جوانی افغانستان کے میدان جنگ میں روسی فوجوں کیخلاف جہاد میں گزری۔ ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل میں واللہ العظیم میرا کسی درجہ میں کوئی ہاتھ نہیں۔ ان کے قاتل وہی ہیں جنہوں نے اس سے پہلے مولانا یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ اور مفتی جمیل خانؒ کو شہید کیا۔ اس میں چنداں شک نہیں کہ مجھے سی آئی اے، را اور ہندو یہود کیخلاف بولنے پر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ہم نے سود اور ربوا کے نظام کیخلاف اذان دی اور بیت المال کی بنیاد پر ایک خالص اسلامی معاشی اور فلاحی نظام کے قیام کی جدوجہد میں مشغول ہیں۔